طلبائے شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو کی علمی وثقافتی سرگرمیوں کا آئینہ دار

اسلامی مطالعات

ISLAMI MUTALA'AT

شمارہ: 13 | صفحات: 4 | شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد | جمادی الثانی 1444 - جمادی الاول 1445 | جنوری - دسمبر 2023

سرپرست: پروفیسر محمد حبیب ❁ نگراں: پروفیسر محمد فہیم اختر ❁ مدیر: امانت علی ❁ نائب مدیر: عرفان عالم

اداریہ

فلسطین تاریخ کے آئینہ میں

فلسطین قدیم زمانے سے ہی حق و باطل کی رزم گاہ رہا ہے، لیکن یہود جن بنیادوں پر دعوی کرتے ہیں اور اس میں کچھ بھی صداقت نہیں ہے، اسلام کے بعد اور اسلام سے پہلے اس جگہ پر سب سے کم یہود آباد رہے ہیں، یہ جگہ نہ یہود کی جائے پیدائش ہے اور نہ ہی ان کی جائے حکومت، تاریخی بنیادوں پر اگر دیکھا جائے تو یہود اپنے دعوے میں سب سے زیادہ کمزور ہیں؛ لیکن ظلم و بربریت جو یہود کی سرشت میں داخل ہے اس کی بنیاد پر یہودی طاقت کا مظاہرہ کرکے اور عرب اقوام کو کچل کر فلسطین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور ایک بڑے حصے پر قبضہ بھی کرچکے ہیں۔ لیکن تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ یہود اس جگہ پر کئی بار ذلیل ہوچکے ہیں۔ بابل کے حکمراں بخت نصر نے بیت المقدس کے ہیکل سلیمانی کو ڈھا کر یہودیوں کو وہاں سے باہر نکال دیا، پھر جب پہلی صدی ق م فلسطین پر رومیوں کا قبضہ ہوا اور یہودیوں نے اپنی فطرت کے مطابق بغاوت کی تو ۷۰ء رومیوں نے چھ لاکھ یہودیوں کو قتل کیا اور ہزاروں کی تعداد میں یہودیوں کو غلام بنایا، ۴۰۰ء سے ۶۳۶ء تک بازنطینی فلسطین پر قابض رہے۔

اسلام کی آمد کے بعد ۱۵ ہجری میں جب مسلمانوں نے فلسطین کا محاصرہ کیا اور چالیس روز کے بعد عیسائیوں سے مصالحت ہوئی جس میں یہ تھا کہ مسلمانوں کے خلیفہ اس معاہدہ پر دستخط کرنے خود آئیں؛ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، خود معاہدہ پر دستخط کرنے فلسطین گئے۔ مسلمانوں کے فلسطین پر حکومت کرنے کے بعد ۴۹۳ھ مطابق ۱۰۹۹ء میں پہلی صلیبی جنگ ہوئی اور بیت المقدس صلیبیوں کے ہاتھ میں چلا گیا، اس کی بازیابی کے لیے اللہ تعالی نے سلطان صلاح الدین ایوبی کو پیدا فرمایا، سلطان ایوبی نے ایک مضبوط فوج تیار کی اور بالآخر ۵۸۳ھ ۱۱۸۷ء میں بیت المقدس پر دوبارہ اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ اس طرح آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے قبضہ میں آنے کے بعد صرف نوے سال تک فلسطین پر مسلمانوں کا قبضہ نہیں رہا ہے؛ جب کہ اس پورے عرصے میں یہاں یہود آباد نہیں ہوئے ہیں۔

صہیونی تحریک کا آغاز:

سب سے پہلی مرتبہ ۱۸۸۰ء میں کچھ یہودی خاندان فلسطین میں آکر آباد ہوئے، پھر ۱۸۹۷ء میں یہودی تحریک معرض وجود میں آئی جسے "صہیونی تحریک" کہا جاتا ہے، جس کا مقصد فلسطین پر قبضہ کرنا اور ہیکل سلیمانی تعمیر کرنا تھا، ۱۹۰۱ء میں ہرزل نے ترکی خلیفہ سلطان عبد الحمید الثانی، کو لالچ دیا کہ آپ فلسطین میں یہودیوں کے مملکت کے قیام کی اجازت دے دیجئے، یہودی ترکی کا سارا قرضہ چکا دیں گے، اس وقت خلافت عثمانیہ معاشی بحران کا شکار تھی لیکن سلطان عبد الحمید نے نہ صرف ان کے پیش کش کو ٹھکرا دیا دیا؛ بلکہ ان کی غیرت ایمانی جوش میں آگئی، انہوں نے کہا ہم اس وطن کی ایک بالشت زمین بھی اس وقت تک نہیں دیں گے جب تک کہ اس پر ہمارا خون نہ بہ جائے، یہودی اس بات پر سلطان کے مخالف ہوگئے اور ۱۹۰۹ء میں سازش کے ذریعہ ان کو معزول کر دیا، اس طرح سلطان عبد الحمید الثانی پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے مسئلہ فلسطین کے لیے اپنی سلطنت اور بادشاہت گنوادی۔ ۱۹۱۴ء میں جب پہلی جنگ عظیم برپا ہوئی تو اس دوران وائزمین نامی ایک یہودی نے برطانیہ کو یہ پیش کش کی کہ اگر جرمنی پر فتح کی صورت میں فلسطین میں یہودیوں کا قومی وطن بنا دیا جائے تو یہودی اس جنگ کا سارا خرچہ برداشت کرنے کو تیار ہیں، حکومت برطانیہ اس کے لیے راضی ہوگئی اور ۲/ نومبر ۱۹۱۷ء میں یہ خفیہ معاہدہ ہوگیا جسے تاریخ میں "اعلان بالفور" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جنگ عظیم میں جرمنی کے ساتھ ترکی حلیف کی حیثیت سے شریک ہوا اور جرمنی کی شکست کی وجہ سے خلافت عثمانیہ کے حصے بخرے کردیے گئے اور فلسطین کو برطانویہ کے زیر کنٹرول دے دیا گیا اس طرح اسرائیل کے قیام کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا شروع ہوگیا اور یہودی تیزی کے ساتھ ہجرت کرکے فلسطین میں آباد ہونے لگے، بلکہ برطانیہ کی نگرانی میں فلسطین میں نئی بستیاں تعمیر کرکے یہود کو بسایا جانے لگا، بہت سی جگہوں پر غریب مسلمان کاشت کاروں سے ان کی زمینیں مہنگی قیمت پر خریدی گئیں۔ اس طرح یہودی بڑی تعداد فلسطین میں آباد ہوگئے مسلمانوں نے فلسطین میں یہودیوں کے آباد ہونے کی مخالفت کی اس طرح مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان مسلح مزاحمت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

۱۹۳۸ء میں برطانیہ نے مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے لیے تقسیم کی تجویز پیش کی، ۱۹۴۵ء میں دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ کے بعد اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا، جس کا مقصد بین الاقوامی سطح پر امن و امان کا قیام اور ملکی تعمیر و ترقی تھا، جس کا صدر مقام امریکہ بنایا گیا، ۱۹۴۷ء برطانیہ نے اقوام متحدہ کی فلسطین کمیٹی کو مطلع کیا کہ اگر فلسطین کے مسئلہ کو جلد حل نہیں کیا گیا تو برطانوی فوجیں فلسطین سے واپس چلی جائیں گی، برطانیہ کے اس اطلاع کے بعد ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کی زمین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا اور اس کا ۵۵ فیصد حصہ اسرائیل کو دیا گیا یعنی ساڑھے چار ہزار مربع میل کا علاقہ عربوں کو، ۵۳۳۸ مربع میل کا علاقہ یہودیوں کو اور یروشلم کے گرد نواح کا ۲۸۹ مربع میل کا علاقہ اقوام متحدہ کے تحت کر دیا گیا۔ یہ تقسیم انتہائی غیر منصفانہ تھی کہ فلسطینیوں کی زمین کو ان کے آبادی کی کثرت اور اپنی حقیقی زمین کے وارث ہونے کے باوجود ان سے چھین کر اسرائیل کو دے دی گئی، عربوں نے اس فیصلے کو قبول نہیں کیا اور عرب اسرائیل جنگ کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا، ان جنگوں میں ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان ہوا جانی مالی نقصان کے علاوہ یہودیوں نے فلسطین کی زمین پر مزید قبضہ کرلیا، اس طرح آج وہ فلسطین کے اکثر حصے پر قابض ہوگئے ہیں۔ اس پوری تاریخ میں کہیں بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ یہودیوں کا اسرائیل کی زمین پر کوئی حق ہے۔

امانت علی (پی ایچ ڈی)

عہد جدید میں فقہی قانون سازی

(محمد سلمان دانش، پی ایچ ڈی)

فقہ اسلامی کی طویل تاریخ پر گہری نظر رکھنے والوں نے فقہ اِسلامی کی تاریخ کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا ہے اور بالاتفاق عہدِ رسالت کو پہلا دور تسلیم کیا ہے، اور فقہ اِسلامی کے دورِ جدید کا نقطہ آغاز تیرہویں صدی ہجری کے اواخر کو قرار دیا ہے۔ اس جدید دور میں فقہِ اسلامی کے حوالے سے جو کاوشیں ہوئی ہیں، ان میں اہم فقہی قانون سازی ہے۔ خلافتِ عثمانیہ بھی اسی طویل دورِ جدید کا حصہ ہے، جس میں "مجلۃ الاحکام العدلیہ" کی تصنیف سے فقہی قانون سازی کا آغاز ہوتا ہے۔ خلافت عثمانیہ کے دور میں فقہِ حنفی کے مطابق مالی مسائل پر راجح اقوال، مفتی بہ آراء اور احکام کو دفعہ وار نمبرات کے ساتھ مرتب کرنے لیے جید فقہاء کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ 1285ھ مطابق 1869ء سے اس تاریخی کارنامہ کا آغاز ہوا اور 1293ھ مطابق 1876ء میں پائے تکمیل کو پہنچا۔ اس مجموعہ کے شروع میں فقہ، اس کی اقسام اور نوے قواعد پر مشتمل مقدمہ ہے، یہ مجموعہ سولہ مرکزی عنوانات اور اس کے تحت مختلف ابواب پر مشتمل ہے، ہر باب کے شروع میں اس باب سے متعلق فقہی اصطلاحات نقل کی گئی ہیں، کل دفعات 1851 ہیں۔ یہ مجموعہ فقہِ حنفی کے راجح اقوال پر مبنی ہے؛ البتہ بعض مسائل میں احوالِ زمانہ کی رعایت کرتے ہوئے ضعیف اقوال بھی لیے گئے ہیں۔ اسی طرز پر شیخ احمد بن عبد اللہ القاری (1309ھ-1359ھ/ 1891-1940ء) نے اپنے مجموعہ "مجلۃ الا حکام الشرعیہ علی مذہب الامام احمد بن حنبل الشیبانی" میں فقہ حنبلی کے معاملات سے متعلق ابواب کو دفعہ وار مرتب کیا ہے، اس کی کل دفعات تقریباً ۲۳۸۲ ہیں۔ مشہور فقیہ محمد قدری پاشا (1821ء- 1886ء) کی "مرشد الحیر ان لمعرفۃ احوال الانسان" ہے، جس میں انہوں نے نکاح، وقف اور معاملات کے ابواب کو فقہ حنفی کے مطابق دفعہ وار مرتب کیا ہے، اس کی کل دفعات تقریباً ۵۴۰۱ ہیں۔ شیخ ابوزہرہ (1898-1974ء) کی نکاح وطلاق کے موضوع پر "الاحوال الشخصیہ" کے نام سے ایک مفصل کتاب ہے۔ جس کے آخر میں مواد کو دفعہ وار لکھا ہے۔ مصر کے شیخ عبد القادر عودہ شہید (1906-1954ء) کی کتاب "التشریع الجنائی مقارنا بالقانون الوضعی" ہے۔ جس کے آخر میں اسلام کے نظامِ جرم وسزا کے مسائل کو دفعات کی شکل میں ذکر کیا ہے۔ اس میں کل دفعات تقریباً ۹۸۶ ہیں۔

اردو میں بھی اس اسلوب پر کتابیں لکھی گئیں ہیں۔ ہندوستان کے معروف عالم قاضی مجاہد الاسلام قاسمی (1936ء-2002ء) نے اسلام کے عدالتی نظام کو دفعات کی شکل میں مرتب کیا، جس کا نام "اسلامی عدالت" ہے، اس کی کل دفعات تقریباً ۴۰۷ ہیں۔ اپنی اہمیت و افادیت کی بنا پر عربی میں ترجمہ ہوکر بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی طرف سے نکاح وطلاق کے مسائل دفعہ وار مرتب کیے گئے ہیں، اور "مجموعہ قوانین اسلامی" کے نام سے دستیاب ہے۔ جس میں کل دفعات تقریباً ۵۳۰ ہیں۔ پڑوسی ملک پاکستان کے ڈاکٹر تنزیل الرحمان (ولادت: 1928ء) نے "مجموعہ قوانین اِسلام" کے نام سے چھ جلدوں میں اردو میں ایک کتاب لکھی ہے، جس میں انہوں نے تمام اہم مسائل کو دفعات کی شکل میں مرتب کیا ہے۔

☆☆☆

ماحولیاتی کثافت اور اسلامی تناظر میں اس کا حل

(شیخ مدثر، پی ایچ ڈی)

یورپ سے اٹھنے والا صنعتی انقلاب اور اس کے ساتھ تیل کی دریافت نے دنیا کی ترقی میں چار چاند لگا دیے، انسان کی زندگی میں خوشحالی و فراوانی پیدا کی اور جدید ٹیکنالوجی کی بنیاد ڈالی۔ اس انقلاب نے اشیا کی پیداوار میں کئی گناہ اضافہ کیا، کئی سو انسانوں کا کام اب صرف ایک مشین کے ذریعہ انجام پانے لگا۔ موٹر گاڑی، ریل گاڑی اور ہوائی جہاز وغیرہ کے ذریعہ سے، مہینوں کا سفر ہفتوں میں، ہفتوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں ہونے لگا۔ آج رسل ورسائل کا کام منٹ اور سکنڈس میں ہونے لگا، دنیا کے ایک حصہ میں بیٹھا شخص دنیا کے دوسرے حصہ میں بیٹھے شخص کے ساتھ سکنڈ میں رابطہ کرسکتا ہے۔ اس ترقی نے آج دنیا کو عالمی گاؤں (global village) میں تبدیل کر دیا ہے، لیکن اسی انقلاب نے دنیا پر بڑے مضر اثرات مرتب کیے ہیں۔ ذیل میں ماحولیاتی آلودگی کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے اس کے تحفظ کے لیے اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی جارہی ہے۔

آبی آلودگی:

ہر جاندار کی بقا ونشونما کے لیے پانی ناگزیر عنصر (element) ہے، لیکن آدمی نے اس کو کثافت سے بھر دیا ہے۔ آبی ذخائر مثلاً: نہروں، جھیلوں اور ندیوں اور سمندروں میں کوڑا کرکٹ، فیکٹریوں کے فضلات اور دیگر ناقابل تنزلی (non degradable) اشیاء کا ڈالنا آبی آلادگی کا باعث بنا ہے۔ پانی کے ذخائر لامحدود نہیں ہیں، بلکہ محدود ہیں۔ پانی کو آلودہ کرنے اور اس کے بے جا استعمال کرنے کی وجہ سے زمین پر موجود ہر جاندار کی زندگی مشکل سے مشکل تر ہوتی جارہی ہے۔

پانی کی حفاظت:

پانی کی حفاظت پر قرآن وسنت دونوں جگہ احکام وارد ہوئے ہیں "کھاؤ، پیو مگر فضول خرچی مت کرو، یقینا اللہ تعالی فضول خرچی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔" (الاعراف: 31)۔ حدیث میں ایک مقام پر آیا ہے کہ "آپ ﷺ نے بہتی نہر پر وضو کرتے وقت بھی پانی کی فضول خرچی سے منع کیا ہے۔ (ابن ماجہ: 425)

اسی طرح وضو میں اعضا کو تین بار سے زیادہ دھونے سے منع فرمایا (ابو داوٗد: 135) شارحین لکھتے ہیں: کہ اس لیے منع کیا گیا ہے، کہ اس سے پانی کا اسراف ہوتا ہے۔

پانی کی صفائی:

پانی کی پاکی اور صفائی پر ہمیں یہ تعلیم ملتی ہیں کہ ٹھہرے ہوئے اور بہتے ہوئے دونوں طرح کے پانی کو گندگی سے پاک و صاف رکھا جائے؛ چناں چہ "رسول اللہ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے اور بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے" (مسلم: 681۔ مجمع الزائد: 993) قدرتی وسائل کے استعمال میں اسلام اپنے احکام واضح بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ "تین چیزوں پر تمام لوگ شریک ہیں، پانی، گھاس اور آگ" (ابو داوٗد: 3477)

فضائی آلودگی:

فضا میں موٹر گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں، کارخانوں کی گیسز، اسلحہ ساز فیکٹریوں کے گیسز اور مختلف مشینوں مثلاً AC اور فریج سے خارج ہونے والی کلوروفلوروکاربن (CFC) گیس، یہ تمام چیزیں فضائی آلودگی کا موجب بنیں، CFC گیس اوزون پرت (ozone layer) کو کمزور کر رہی ہے، جو زہریلی گیسز کو زمین گرنے سے روکتی ہے۔ اوزون پرت کے پگھلنے کی وجہ سے جلد کے کینسر میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فضا میں آلودگی کی ایک اہم وجہ درختوں اور جنگلات کی کٹائی ہے، جنگلات زمین پر بسنے والوں کے لیے پھیپڑوں کا کام انجام دیتے ہیں۔ ان چیزوں کی وجہ سے آدمی سانس اور پھپڑوں کی بیماریوں (respiratory and lungs diseases) سے دو چار ہے۔ اسلام نے بڑے جامع انداز میں فضا کو پاک رکھنے والے عوامل کی طرف رہنمائی کی ہے۔

فضا کی حفاظت:

اسلام نے فضا کو آلودہ کرنے والی چیزوں کو کم سے کم استعمال کرنے پر زور دیا ہے۔ "رسول اللہ ﷺ نے سوتے وقت چراغ کو بجھانے کا حکم دیا ہے" (ترمذی: 2857) اسی طرح "آپ ﷺ نے اس بات کو بھی ناپسند فرمایا ہے کہ صبح میں بھی چراغ جلتا رہے۔" (مجمع الزوائد: 8\208، کتاب الادب)

درخت کی آبادکاری:

اسلام نے پیڑ، پودوں کی آبادکاری پر خاص دھیان دیا ہے۔ چناں چہ ارشاد نبوی ﷺ ہے "کوئی بھی مسلمان جب درخت لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے تو اس سے کوئی انسان کھائے یا جانور کھائے یا کوئی اور چیز کھائے، وہ سب اس کے لیے صدقہ ہے۔" (مسلم: 4051)۔ ایک اور مقام پر ارشاد نبوی ﷺ ہے "جس کسی نے مردہ زمین کو آباد، قابل کاشت بنایا تو اس کے لیے اس میں اجر ہے اور چرند، پرند اور انسانوں میں سے رزق کے طالب نے اس میں سے جتنا کھایا اس کے لیے اتنے صدقہ کا ثواب ہے" (مسند احمد) اسلام نے نہ صرف عام حالات میں بلکہ جنگ کہ موقعوں پر بھی درخت کاٹنے اور کھیتیوں کو برباد کرنے سے منع کیا ہے۔ "نہ کسی درخت کو کاٹنا اور نہ جلانا" (مصنف عبد الرزاق 5\199:) بے شک جو بیری کے درخت کو کاٹتے ہیں وہ اوندھے منھ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (مجمع الزوائد: 8\214 بحوالہ طبرانی فی الاوسط)۔

صوتی آلودگی:

صوتی آلودگی ماحولیاتی آلودگی اور فضائی آلودگی کا ایک عنصر ہے۔ صوتی آلودگی بھی صنعتی انقلاب ہی کا نتیجہ ہے، یہ مسئلہ بھی عہد جدید کا مسئلہ ہے۔ جدید دور میں موٹر گاڑیوں اور مختلف مشینی آلات کی تیز ترار آوازوں کی وجہ سے آدمی بلڈ پریشر کا بڑھ جانا، نیند کی خرابی اور سماعت کے کئی امراض کا شکار ہوتا جارہا ہے۔ اس آلودگی نے آدمی کی زندگی سے امن وسکون کو ختم ہی کر دیا ہے۔

آواز کی حدود:

اسلام نے بے جا اور بلند آواز کو پسند نہیں کیا ہے، چنانچہ قرآن وحدیث دونوں مقام پر آواز کو پست رکھنے کا حکم آیا ہے۔ اپنی آواز کو پست رکھ، سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔ (لقمان: 19) گدھے کی آواز سے تشبیہ اس لیے دی گئی ہے کہ اس کی آواز ناہموار اور تیز ہوتی ہے۔ احادیث میں آیا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کو ناپسند فرماتے تھے، جس کی آواز بہت بڑھی ہوئی ہو اور ایسے شخص کو پسند فرماتے تھے جس کی آواز پست ہو"۔ (مجمع الزوائد: 8\211 بحوالہ طبرانی) رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ "زمین کی سب سے خراب جگہ بازار ہیں"۔ (صحیح ابن خزیمہ: 1293)۔ زیادہ خراب جگہ اس لیے کہا گیا ہے کہ بازار میں سب سے زیادہ شوروغل ہوتا ہے۔

عبادات میں آواز کی حد:

اسلام عام حالات میں ہی نہیں بلکہ عبادات کے موقعول پر بھی آواز کو پست رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ "ایک دفعہ عبداللہ بن حذافہ نے نماز شروع کی اور بہت بلند آواز میں تلاوت کرنے لگے، تو آپ ﷺ نے فرمایا، مجھے مت سناؤ اپنے رب کو سناؤ۔ (مجمع الزوائد: 2645) ایک دفعہ جب آپ ﷺ مسجد میں معتکف تھے، لوگوں کو زور زور سے قرات کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے رب سے سرگوشی کر رہے ہو تو ایک دوسرے کو تکلیف نہ دو قرآن پڑھنے میں ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کرو۔ (ابو داوٗد: 1332) اسلامی تعلیمات ماحولیات کی اہمیت کو بھی واضح کرتی ہیں اور اس کی حفاظت اور آبادکاری پر ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔ اسلام نے ماحولیات کے تعلق سے بڑے جامع انداز میں انسان کو اعتدال والی راہ بتاتا ہے، مس میں موجودہ دور کی ایجادات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور آلودگی کے تدارک کے لیے مناسب اقدامات کی راہ بتاتا ہے۔

☆☆☆

امام رضی الدین حسن صغانی۔ ہندوستان کے ایک نامور محدث

(طارق جمال، ایم اے، سال اول)

پہلی صدی کے آخر میں محمد بن قاسم نے سن 92ھ بمطابق 711ء جب سندھ کو فتح کیا تو بہت سارے عربی باشندوں کو سندھ کے دیگر علاقوں دیبل اور منصورہ میں آباد کیا۔ جن کے بدولت علم حدیث کی مبارک محفل کا آغاز ہوا اور لوگ جوق در جوق علم حدیث کے درس سے محظوظ ہونے لگے۔

دوسری صدی سے تعلق رکھنے والے امام ربیع بن صبیح بصری گجرات کے علاقے میں آئے اور آپ کا غالبا یہیں انتقال ہوا۔ اسی طرح چوتھی صدی ہجری میں ہزاروں کی تعداد میں علماء وفضلاء برصغیر ہند میں برابر آتے رہے۔

مرور ایام کے ساتھ دسویں صدی کا آغاز شروع ہوتا ہے اور ہندوستان کی سرزمین پہ علم حدیث کا اہتمام بام عروج پر جا پہونچتا ہے؛ چناں چہ مشہور محدث علامہ محمد بن عبدالرحمن السخاوی سے گجرات کے کئی علاقے کے علماء و فضلاء نے حجاز جا کر علم حدیث سے استفادہ کیا۔ اور واپسی کے بعد علم حدیث کی اشاعت کی۔ ان میں سرفہرست مولانا داؤد گجراتی، مولانا عتیق الدین بن محمد گجراتی شامل ہیں۔ شیخ علی متقی صاحب کنز العمال نے علم حدیث میں حافظ ابن حجر مکی کے حلقہ درس سے استفادہ کیا۔ کنز العمال فن حدیث میں سب سے ضخیم کتاب مانی جاتی ہے۔

بعد ازاں بارہویں اور تیرہویں صدی کے وسط میں شیخ رضی الدین حسن صغانی کا نام پیش پیش ہے۔ فن حدیث کے میدان میں آپ کی معروف ترین اور معرکۃ الآراء کتاب '' مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ:'' مشکوۃ کے طرز پر تحریر کی گئی۔ جس میں احادیث کی تعداد (2246) ہے جو بخاری ومسلم سے منتخب شدہ ہے۔

امام رضی الدین حسن صغانی:

امام حسن بن محمد بن حسن الصغانی نام اور کنیت رضی الدین تھی۔ آپ کی پیدائش ہندوستان کے شہر لاہور میں سن 577ھ اور عراق کے شہر بغداد میں سن 650ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی بعد اس کے بعد غزنی میں علم سے بہرہ ور ہوئے۔ پھر علم و فن سے کسب فیض کے لیے مختلف بلاد وامصار کا سفر کیا جہاں مکہ، عراق، یمن اور بغداد کا رخ کیا۔ اور علم الحدیث، علم اللغۃ اور علم الفقہ پہ دسترس حاصل کی۔

بعد ازاں تفوق علم سے ممتاز ہو کر بغداد کے عباسی خلیفہ الناصر لدین اللہ نے سفیر کے عہدے پہ فائز کیا۔ اور اپنا خط دے کر ہند کے بادشاہ شمس الدین التمش کے پاس بھیجا۔ اپنے وطن ہندوستان کے اندر چھ سال رہ کر دوبارہ حج کے ارادے سے مکہ کے راستے کو اختیار کیا اور ایک بار پھر بغداد سے ہندوستان آنے کا موقع ملا۔ اس مرتبہ خلیفہ مستنصر باللہ نے اپنا خط دے کر ملکہ ہند رضیہ سلطانہ کے پاس بھیجا۔ پھر ہند سے بغداد واپسی کے بعد وہیں آخرت کی منزل پہ چل پڑے اور داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور آپ کی وصیت کے مطابق مکہ مکرمہ تدفین کی گئی۔

شاگردان رشید:

یوں تو آپ کے بے شمار شاگردان رشید تھے۔ لیکن ان میں سب سے ممتاز تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں۔ امام شرف الدین دمیاطی۔ عبدالمؤمن بن خلف الحافظ۔ عتیق الدین ابن البدیع۔ محی الدین ابن الصباغ اور برہان الدین محمود بلخی قابل ذکر ہیں۔

شیخ حسن صغانی کی شاہکار تصانیف:

آپ نے بہت ساری کتابیں لکھیں۔ ان میں سرفہرست علم لغت میں مجمع البحرین، العباب الذاخر بیس جلدوں میں اور النوادر فی اللغۃ ممتاز ہیں۔ فن فقہ میں مناسک الحج اور الفرائض لکھیں اور فن حدیث میں دو کتاب سب سے ممتاز ہیں۔ ان میں پہلی ''الدرر الملتقط'' اور دوسری ''مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ'' شاہکار ہیں۔ اور اس کتاب کی بہت ساری شرحیں لکھی گئیں۔ جن میں، علامہ اکمل الدین البابرتی کی تحفۃ الابرار فی شرح مشارق الانوار، شیخ محمد بن یعقوب فیروزآبادی کی شوارق الاسرار، شیخ قاسم بن قطلو بغا الحنفی کی حاشیۃ علی المشارق مشہور ہے۔

مشارق الانوار کی خصوصیات:

صاحب کتاب المشارق الانوار نے اپنی اس کتاب کے اندر بارہ ابواب قائم کیے ہیں۔ اور پوری احادیث کو ایک نئے اسلوب پہ مرتب کیا ہے۔ چنانچہ پہلے باب میں ان احادیث کو قلمبند کیا جو لفظ ''من'' سے شروع ہوتی ہے۔ دوسرے باب میں "ان" سے آغاز شدہ احادیث کو یکجا کیا۔ تیسرے باب میں ''لا'' والی حدیثوں کو رقم کیا۔ چوتھے باب کی احادیث لفظ ''اذ'' اور ''اذا'' سے شروع ہوتی ہیں، پانچویں باب میں ''ما'' اور ''یا'' سے شروع ہونے والی احادیث کا ذکر کیا گیا، چھٹے باب میں ''قد، لو'' اور ''بین'' کے الفاظ سے احادیث الگ الگ فصلوں میں مکتوب کی گئیں، ساتویں باب میں متعدد فصلوں کے اندر مبتدء اور معرف باللام سے شروع ہونے والی حدیثوں کو جمع کیا گیا، آٹھویں باب میں متعدد فصلیں ہیں۔ اور نواں باب عدد سے آنے والی احادیث پر ہیں، دسویں باب میں فعل ماضی سے متعلق احادیث کو یکجا کیا گیا، گیارہویں باب میں لام ابتداء سے متعلق احادیث ہیں اور آخری بارہویں باب کی احادیث کلمات قدسیہ سے متعلق ہیں۔

حافظ ابن حجر العسقلانی نے صاحب مشارق الانوار کے نسخہ بخاری کی کھل کر تعریفیں کی ہے؛ کیوں کہ صاحب کتاب امام رضی الدین حسن صغانی کو امام محمد بن یوسف فربری کا نسخہ موصول ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کا نسخہ زیادہ قابل اعتماد تھا۔

☆☆☆

عربی ملیالم میں علم کلام کی تصانیف

(صفی اللہ، پی ایچ ڈی)

عربی ملیالم زبان ملیالم کی ایک دوسری شکل ہے۔ اس کو ایک مستقل زبان مانا جاتا ہے۔ اس کا آغاز عرب لوگوں سے نویں یا دسویں صدی عیسوی میں ہوا۔ عربوں نے اسلام کی دعوت جن جگہوں میں دی، وہاں کی زبان اپنے عربی حروف کے ذریعے لکھنے کی عادت اپنائی۔ اس طرح نویں صدی میں ملیبار میں آنے والی مسلم جماعت نے یہاں کی زبان کو اپنے عربی حروف میں لکھنا شروع کیا۔ اس زبان میں عربی حروف کے استعمال کی وجہ سے اس کو عربی ملیالم کہا گیا ہے۔

اپنے ایمان واعتقاد کو قوی کرنے اور انحرافات و بدعت سے دور رہنے کے لیے علمائے کیرلا نے علم کلام میں بھی کتابیں لکھی ہیں، مسلمانان کیرالا کی کتابت کی زبان زیادہ تر عربی ملایالم رہی ہیں، چناں چہ کلامی کتابیں عربی ملایالم بھی لکھی گئی ہیں۔ علم کلام کا وجود ہی دفاع عقیدہ کے لیے تھا اس طرح کیرالا میں بھی عقیدہ کی حفاظت اور اہلِ سنّت والجماعت کے افکار ونظریات کو پیش کرنے کے لیے علماء نے کلامی تصانیف لکھی ہیں۔

اسلام کا صحیح پیغام لوگوں تک پہنچانے اور گمراہی سے بچانے کے لیے صوفی سلسلے اور افکار مبتدعہ کے رد کے میدان میں عربی ملیالم کی تصانیف نے بہت کارنامے انجام دیے ہیں، علماء کیرلا نے علم کلام کے کئی پہلوؤں پر اپنی تصانیف پیش کی ہیں۔ اس میں عربی کتابوں کا ترجمہ اور عربی ملیالم میں مستقل کتابیں بھی شامل ہیں۔

وجود باری، صفات باری، رسالت ونبوت، ختم النبوت، معجزات أنبیاء، کرامات اولیاء، جنات، ملائکہ، توسل، استغاثہ، استشفاع، کفروشرک، رد عیسائیت، رد ہندومت، علم غیب، تقلید مذہب، صوفی سلسلے اور ان کے اوراد کے اثبات، اس طرح کے موضوعات پر عربی ملیالم کے اعتقادی تصانیف میں بہت ہی اہم مسائل ومباحث ہیں، کلام کے تمام مسائل پر محیط اور جزئی مسائل کی بحث دونوں طرح کی کتابیں لکھی گئی ہیں، عقائد کو بیان کرنے کے لیے نظم ونثر دونوں شکل کا انتخاب کیا گیا ہے۔

عربی ملیالم کی کلامی تصانیف کے اہم جز کلام کے آخری دور سے متعلق ہے، اس لیے اس دور کا اہم فرقہ وہابیت اور قادیانیت کے رد ودفاع میں زیادہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ محمد ابن عبد الوھاب کے نظریات کیرلا میں بھی پھیل گئے اور وھابی مفکرین نے اپنے عقائد کی اشاعت کے لیے عربی ملیالم زبان کا استعمال کیا ہے، چناں چہ اہل سنت کے علماء نے اس کے خلاف قلم اُٹھایا اور وہابی عقائد کا سخط رد کیا، اس سلسلہ میں chapanagadi Hasan musliyar کا ترجمہ ''بغیۃ الاخوان فی دفع البھتان''، جو وھابی مفکر karimbanakkal kunji boker musliya کی تصنیف کردہ کتاب ''ارشاد العامۃ'' کا رد تھا، اور سید الدین موسی مسلیار کا "القول السدیدفی رد التوحید" جو وہابی مفکر وکم عبد القادر مولوی کی التوحید نامی کتاب کا رد، صدقۃ اللہ مسلیار کی "المعجزۃ والکرامۃ" کرمبنکل محیی الدین کا "رد الوھابیۃ" محیی الدین کڑی مسلیار کا "البیان فی التوسل والوسیلۃ" وغیرہ شامل ہیں۔

اس دور کا دوسرا ایک اہم فتنہ قادیانیت کا تھا، جو میرزا غلام قادیانی کا پیدا کردہ فرقہ ہے، اس کے افکار بھی کیرالا میں آگئے تھے۔ اس کا مقابلہ بھی علمائے کیرلا نے عربی ملایالم کے ذریعے کیا ہے، اس سلسلہ میں ختم نبوت کو ثابت کرنے کے لیے کتابیں تصنیف کی گئیں، جالکلت احمد مسلیار کا ''قادیانی گنزنم (رد قادیانیہ)''، ''مرزا گنزنم '') رد میرزا (وغیرہ اس سلسلہ میں بہت قیمتی کتابیں ہیں۔

علم کلام کے علماو ماہرین میں باڈورکویا کڑی تنغل مشہور ہیں، آپ کا اصل نام سید محمد فخر الدین بخاری ہے، آپ نے اعتقادی مسائل اور عملی احکام کو جمع کرکے ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام ''وثیلیم ترجمہ'' ہے، اس کتاب کی پہلی اشاعت 1279ھ میں کنور سے ہوئی، کتاب کا عربی نام "قصد السبیل فی مھمات الجلیل" ہے، اس کتاب میں مصنف نے عقیدہ، فقہ، اور تصوف کا احاطہ کیا ہے۔

عقیدۃ سنیۃ، مظہر الغیوب، تحفۃ الھند فی رد الھند، فتح الودود، کفایت العوام، صراط الاسلام ترجمہ، معونۃ الاسلام کتاب، اہل السنت والجماعۃ، عقیدۃ مال باڈ، واجبات مال، وغیرہ عربی ملیالم کلامی کتابوں کی مثال ہیں، اس کے علاوہ کئی کتب موجود ہیں لیکن وہ شخصی لائبریوں میں محفوظ ہے، کئی اداروں نے عربی ملیالم تصانیف کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے، محیی الدین کڑی وایدیر سمارکم کونڈڑی، میں عربی ملیالم کتابوں کو جمع کیا گیا ہے، اس ادارے کی لائبریری میں 48 علم کلام کی کتابیں موجود ہیں۔

☆☆☆

استشراق: آغاز تا عہد حاضر

(ابصار عالم فیضانی، ایم اے، سال دوم)

استشراق: استشراق مغرب کے لوگوں یعنی یہود ونصاری کا مشرق کے لوگوں بالخصوص مسلمانوں کی تہذیب وثقافت اور علوم وفنون کو جاننا استشراق کہلاتا ہے۔

استشراق کا آغاز کب، کہاں اور کیسے ہوا؟ اس کی کوئی حتمی تاریخ تو نہیں ملتی: لیکن بعض قرائن سے پتہ چلتا ہے، کہ اس کا آغاز عہد نبوی ﷺ سے ہو گیا اور بعض دلائل سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا آغاز عہد نبوی کے بعد ہوا، اس میں مختلف روایات ہیں تو آئیے ان سب پر نظر ڈالتے ہیں۔

پہلا مرحلہ:

اس مرحلے میں علماء کی رائے کے مطابق استشراق کا جہاں سے آغاز ہوتا ہے وہ یا تو ولادت النبی ﷺ، یہود ونصاری کو معاہدہ توڑنے کی وجہ سے مدینے سے نکالنا، جنگ موتہ، غیر مسلم بادشاہوں کی طرف تبلیغی خطوط کا بھیجنا یا پھر یوحنا دمشقی کی وجہ سے کہ جس نے اسلام کے خلاف دو کتابیں لکھی ''محاورہ مع المسلم'' اور ''ارشادات النصاریٰ فی جدل المسلمین'' یہ سب اس مرحلے میں آجائیں گے۔

اس مرحلے میں یورپ کی حیثیت مسلمانوں کے سامنے شاگرد کی تھی اور انہوں نے اندلس میں مسلمانوں سے استفادہ کیا۔ ان میں سرفہرست ایک فرانسیسی راہب جربٹ (Jerbert) کا نام آتا ہے جن کو اندلس سے تعلیم حاصل کرکے جانے کے بعد ۹۹۹ء میں روم کے کلیسا کا پادری منتخب کر لیا گیا۔ دوسرا نام پطرس محترم (the Venerable Peter) کا آتا ہے جس نے علوم اسلامیہ کی کتب کے تراجم کے لیے مستشرقین کی ایک کمیٹی بنائی۔ تیسرا نام جرارڈی گیریمون (Gerardde Gremone) کا آتا ہے۔ یہ حضرات اندلس سے تعلیم حاصل کر کے گئے اور انہوں نے مغرب میں جا کر مسلمانوں کی تالیف و تصنیفات کی نشرواشاعت شروع کر دی اور باقاعدہ ان کے لیے مدرسوں کا قیام ہونے لگا۔

دوسرا مرحلہ:

اس مرحلے کا آغاز صلیبی جنگوں میں اہل مغرب کی ہزیمت سے ہوتا ہے، جب انہوں نے دیکھا کہ ہم مسلمانوں پر میدان جنگ میں ناکام ہیں تو انہوں نے فکری حملے شروع کر دیے، یعنی استشراق کا عمل شروع کر دیا اور مسلمانوں کی کتابوں میں کی گئی حق گوئی کی تبدیلی کے لیے علم کے میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے، اور یورپ میں عربی تعلیم کے مراکز کھولے گئے۔ عربی کتابوں کا لاطینی میں ترجمہ ہونے لگا اور اہل مغرب نے مسلمانوں کے علوم میں دلچسپی لینا شروع کر دیا۔ قرآن اور عربوں کی ادبی اور علمی کتابوں کے ترجمے بہت ہی تیزی سے ہونے لگے اور یورپ نے اس کے لیے تمام طرح کے افرادی اور مالی وسائل استعمال کیے۔

تیسرا مرحلہ:

یہ مرحلہ اٹھارویں صدی سے شروع ہوتا ہے۔ یہ مرحلہ عملی تنظیم کا ہے، کہ گزشتہ دونوں مراحل میں جو بھی مستشرقین ہوئے وہ کلیسا کے پادری ہوتے تھے، لیکن اس مرحلے میں وہ کلیسا سے نو آبادیاتی طاقتوں کی طرف منتقل ہو گیے، اسی مرحلے میں اہل مغرب سامراجیت کے درپے ہو گئے اور انہوں نے اسلامی ملکوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا اور اسلامی ممالک میں عربی زبان میں جو علمی مخطوطات تھے ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کو جس طرح ممکن ہوا حاصل کیا اور یہاں کے کافی مخطوطات کو اپنے ملکوں کی لائبریریوں میں منتقل کر دیا۔ 19ویں صدی کے آغاز تک ان مخطوطات کی تعداد 2 لاکھ 50 ہزار تک پہنچ گئی۔ مستشرقین نے اسی مرحلے میں اپنے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے 1783ء میں پہلی استشراقی کانفرنس پیرس میں منعقد کی۔

چوتھا مرحلہ:

یہ مرحلہ پہلی جنگ عظیم کے خاتمے 1918ء سے سویت یونین کے سقوط 1991ء تک مشتمل ہے، اس مرحلے میں استشراق استعماری ایوانوں سے نکل کر مشرقی ملکوں میں قائم مغربی سفارت خانوں میں منتقل ہو گیا، اس مرحلے میں کانفرنسوں میں بھی اضافہ ہوا۔ اس مرحلے میں استشراقی محور یورپ سے امریکہ منتقل ہو گیا، اور ہارورڈ یونیورسٹی استشراقی عمل کا سب سے بڑا مرکز بن گیا۔

اسی مرحلے میں مستشرقین نے 1973ء کی کانفرنس میں جو کہ پیرس میں منعقد ہوئی تھی اس میں استشراق کے خاتمے کا اعلان کر دیا، جو کہ بظاہر استشراق کے خاتمے کا اعلان تھا لیکن حقیقت میں صرف لفظ استشراق کا خاتمہ تھا۔ باقی ان کی ریشہ دوانیاں، فرقہ پرستی، ظلم وزیادتی، مکرو فریب وغیرہ ابھی بھی جاری وساری ہیں۔

پانچواں مرحلہ:

اس مرحلے کی سب سے بڑی خصوصیت دنیا کا ایک قطبی ہونا ہے اور استشراق کا مرکز پوری طرح امریکہ منتقل ہو گیا۔ اب جو استشراق کی تحریک چل رہی ہے اسے نو استعماریت کہا جاتا ہے جو کہ اصرافیت اور تغریب کے لیے کام کرتا ہے۔ اس مرحلے میں مستشرقین الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلام کی تصویر کو خراب کرنے میں لگ گئے، اور عرصے میں جتنے بھی دہشت گردانہ واقعات ہوئے ہیں، ان کے پیچھے کہیں نہ کہیں مسلم چہرہ ہے اور جتنے بھی خوفناک دہشت گردانہ تصورات مسلم معاشرے کے بارے میں بیان کر سکتے تھے وہ حتی الامکان کرتے رہے۔ اور خصوصاً اس مرحلے میں اسلام کے خلاف توہین آمیز مقالے اور کتابچے بہت لکھے گئے۔

☆☆☆

شعبہ کی علمی اور ثقافتی سر گرمیاں

(محمد عزیر عالم، پی ایچ ڈی)

شعبہ اسلامک اسٹڈیز مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا ایک فعال اور متحرک شعبہ ہے جو اپنی علمی اور ثقافتی سرگرمیوں کی وجہ سے ایک منفرد پہچان اور الگ شناخت رکھتا ہے۔شعبہ تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ علمی اور ثقافتی پروگرام منعقد کرتا رہتا ہے،یہ پروگرام توسیعی خطاب،اسلامی مطالعات فورم،بزم طلبہ اور بزم تحقیق کی شکل میں منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ان سرگرمیوں کی رپوٹ اس دیواری پرچے کا حصہ بنتی رہتی ہیں۔اس شمارہ میں ستمبر(2022)تادسمبر(2023) کی اجمالی رپوٹ پیش کی جارہی ہے۔

﴿توسیعی خطاب﴾

30رمئی 2023 کوشعبہ میں''مولانا آزاداوران کے مذہبی افکار''پردوسرا ڈاکٹرمحمدحمیداللہ یادگاری خطبہ کاانعقادعمل میں آیا جس میں مشہور مورخ پروفیسر سید محمد عزیزالدین حسین (اعزازی پروفیسر مرکز مطالعات اردو وثقافت،مانو)نے خطبہ پیش کیا۔آپ نے مولانا آزاد کی زندگی کے مختلف جہات کی طرف توجہ دلائی اوران کی تحقیقی خدمات کو اجاگرکیا۔آپ نے مولانا آزاد کے مذہبی افکا وخیالات کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی اورمدلل گفتگو کی۔شیخ الجامعہ پروفیسر سید عین الحسن نے اس پروگرام میں اپنے صدارتی خطاب میں مولانا آزاد کی زندگی کے اہم گوشوں کی طرف رہنمائی کی اور تحقیق کے میدان میں نئے گوشوں اور نت نئے زاویوں سے کام کرنے کی ضرورت پرروشنی ڈالی۔

7رستمبر 2023 کوشعبہ میں''برصغیرکواسلام کی دین اورموجودہ عالمی تناظر میں اس کا کردار''کے موضوع پر ڈاکٹر سوراج سنگھ نے توسیعی خطبہ پیش کیا۔آپ نے برصغیر کے حوالے سے اسلام کی خدمات کو اجاگرکیا۔شیخ الجامعہ پروفیسر سید عین الحسن نے اس پروگرام کی صدارت کی۔

8رنومبر 2023 کوشعبہ میں''Plural Religious Traditions of Sub- continent introspection and Retrospection''کے عنوان پر ایک توسیعی خطبے کا انعقاد ہوا جس میں پروفیسر دیپک کمار (اعزازی پروفیسر شعبہ تاریخ،مانو) نے توسیعی خطبہ پیش کیا۔آپ نے برصغیر کے تناظر میں مذہبی تکثیریت پر مدلل گفتگو کی۔شیخ الجامعہ پروفیسر سید عین الحسن نے اس پروگرام کی صدارت کی۔

﴿اسلامی مطالعات فورم﴾

اسلامی مطالعات فورم شعبہ کا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس کے تحت مختلف قسم کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں اس کی کچھ اجمالی دلچسپ جھلکیاں درج ذیل ہیں۔20رنومبر 2022 کو''شاہ ولی اللہ دہلوی کا تحریری سرمایہ تعارف اورعصری معنویت''کے عنوان پرمولانا عطاء الرحمٰن قاسمی (چیرمین شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ،دہلی نے ایک لکچر دیا۔3رمارچ 2023 کوشعبہ میں''تحقیق کا طریق کار''کے عنوان پر پروفیسر اقتدارمحمد خان (صدرشعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے خطاب کیا۔20رجون 2023 کو''ہندوستان کی صدارت میں-جی20 کا انعقاد: اہمیت وضرورت''کے عنوان پر ڈاکٹرمحمد یوسف خان (پرنسپل پالی ٹیکنیک،مانو،حیدرآباد) نے گفتگو کی۔

28رفروری 2023 کوشعبہ میں''اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیرمسلموں کی خدمات''کے عنوان سے ایک روزہ سمینار منعقد ہواجس میں مختلف موضوعات پرمقالات پیش کئے گئے۔

11رجنوری کوعبدالرقیب (ریسرچ اسکالرشعبہ) نے''اردو کی معروف تفاسیر اوران کے مناہج کا مطالعہ''کے عنوان پر وائیوا پیش کیا۔10رمئی کومحمد عامر (ریسرچ اسکالرشعبہ) نے''ماحولیاتی آلودگی اوراسلام''کے موضوع پر وائیوا پیش کیا۔1رجون کومجتبیٰ فاروق (ریسرچ اسکالرشعبہ) نے''مستشرقین کے قرآنی افکار: ایک تجزیاتی جائزہ''(اکیسویں صدی کے خصوصی حوالے سے) کے عنوان پر وائیوا پیش کیا۔11رستمبر کومحمد صلاح الدین (ریسرچ اسکالرشعبہ) نے''ہندوستانی یونیورسٹیز میں اسلامک اسٹڈیز: ایک تجزیاتی مطالعہ''(علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، عثمانیہ یونیورسٹی، کشمیر یونیورسٹی اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے خصوصی حوالے سے) کے موضوع پر وائیوا پیش کیا۔12راکتوبر کوصالح امین (ریسرچ اسکالر) نے''آزاد ہندوستان میں اسلامی فقہ: تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ''کے موضوع پر وائیوا پیش کیا۔

28رفروری 2023 کو پروفیسر سید عین الحسن (شیخ الجامعہ) کے ہاتھوں''مجلہ اسلامی مطالعات''کی رسم اجراء ہوئی۔28رفروری 2023 کو پروفیسر سید عین الحسن (شیخ الجامعہ) اور پروفیسر اختر الوسع کے ہاتھوں''دکن میں اسلامی علوم کی خدمات''نامی کتاب کی رسم اجراء ہوئی۔

﴿بزم طلبہ کی سرگرمیاں﴾

بزم طلبہ شعبہ کا ایک فعال اورمتحرک پلیٹ فارم ہے،جس میں طلبہ کی علمی اور ثقافتی صلاحیتوں کونکھارنے اوراس کو آگے بڑھانے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔بزم طلبہ کی جانب سے ہونے والے پروگراموں کی کچھ جھلکیاں یہ ہیں:30رنومبر 2022 کو نئے طلبہ کے لیے استقبالیہ پروگرام منعقد ہوا،جس میں تمام طلبہ وطالبات اور اساتذہ نے شرکت کی۔22رمئی 2023 کو بزم طلبہ کی جانب سے''دینی وعصری تعلیم کا امتزاج: ضرورت وامکانات NEP کی روشنی میں''کے عنوان سے ایک تقریری مقابلہ پروگرام منعقد ہوا جس میں محمد عاقب محفوظ نے اول پوزیشن،لبیب نے دوسری پوزیشن اورسمیہ مظہری اورضوفشاں نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔16راکتوبر 2023 کوشعبہ میں سال دوم کی جانب سے سال اول کے طلبہ کے لئے ایک استقبالیہ مجلس منعقد کی گئی جس میں شعبہ کے تمام اساتذہ اور طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔26رجون 2023 کو بزم طلبہ کی جانب سے''الوداعی تقریب''کے نام پر ایک پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا،جس میں سال اول کے طلبہ وطالبات نے سال دوم کے طلبہ وطالبات کونم آنکھوں سے الوداع کہا۔

﴿شعبہ کے اساتذہ کی علمی سرگرمیاں﴾

پروفیسر محمد حبیب (صدرشعبہ):

23رفروری 2023 کوشعبہ عربی،مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی،حیدرآباد اورالمعہد للبحوث فی التفاسیر القرآنیہ کے اشتراک سے ایک روزہ قومی سمینار میں پروفیسر محمد حبیب نے''پنجابی زبان میں قرآن شریف کی تفاسیر اور حواشی''کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا۔28رفروری 2023 کوشعبہ اسلامک اسٹڈیز،مانو کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ سمینار میں''علوم اسلامی کے فروغ میں سکھوں کی خدمات: ایک اجمالی جائزہ''کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔28رفروری 2023 کو آپ نے''اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیر مسلموں کی خدمات''کے موضوع پرمنعقدہ ایک روزہ سمینار میں ایک نشست میں نظامت کے فرائض انجام دیئے۔2023 کو ایچ۔آر۔ڈی۔سی مانو کی جانب منعقدہ پروگرام میں آپ نے''Religion and Social Concern''کے عنوان سے دو لکچر دیئے۔2023 کوشعبہ شوسل سائنس کی جانب سے منعقدہ دوروزہ بین الاقوامی سمینار میں ایک نشست کی نظامت کی۔19راکتوبر 2023 کو شعبہ مطالعہ مذاہب،پنجاب یونیورسٹی پٹیالہ میں آپ نے''Interfaith Dialogue: A Panacea for Peace''کے موضوع پر ایک خصوصی لکچر دیا۔

پروفیسر محمد فہیم اختر ندوی:

پروفیسر محمد فہیم اختر ندوی کی مرتب کردہ کتاب''دکن میں اسلامی علوم کی خدمات''آئی او ایس،دہلی کی جانب سے شائع ہوئی۔آپ کی دوسری مرتب شدہ کتاب''مولانا مناظر احسن گیلانی،حیات خدمات اور افکار''آئی او ایس دہلی سے طبع ہوئی۔نظامت ترجمہ وطباعت،مانو کی جانب سے آپ کی مرتب کردہ کتاب''اسلامک اسٹڈیز: تصور، صورت حال اور مستقبل''کے نام سے منظر عام پر آئی۔مولانا جلال الدین عمری افکار وآثار نامی کتاب میں آپ کا مضمون''مولانا جلال الدین عمری کا علمی وتحقیقی منہج''کے عنوان سے شائع ہوا۔14۔15راکتوبر 2023 کو آئی او ایس کی جانب سے منعقدہ دوروزہ بین الاقوامی آن لائن سمینار میں''Dr. Usman Najati and his Contribution to Islamic Psychologoy''کے عنوان پر انگریزی زبان میں مقالہ پیش کیا۔23 تا25 جنوری 2023 کو مرکز مطالعات اردو وثقافت،مانو کے سہ روزہ بین الاقوامی سیمینار حیدرآباد میں''اسلامی علوم میں خواجہ گیسو دراز کی خدمات''پرمقالہ پیش کیا۔18 تا20 نومبر 2023 کو اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کی جانب سے منعقدہ سہ روزہ سمینار،پلاپٹی ٹامل ناڈو میں''تشبہ کے مسائل اورشرعی حکم''کے عنوان پر مقالہ پیش کیا۔20 تا22اکتوبر 2023 کومجلس تحقیقات شرعیہ لکھنؤ کی جانب سے منعقدہ سہ روزہ سمینار میں''سونے چاندی کے نصاب کا باہمی فرق اورشرعی حکم''پر مقالہ پیش کیا۔11-12 ستمبر 2023 کو آئی او ایس اور جامعہ ہمدرد نئی دہلی کے اشتراک سے منعقدہ دوروزہ سمینار میں''انسانی اقدار کے فروغ میں مذہبی رہنماؤں کا کردار''پرمقالہ پیش کیا۔15-16 فروری 2023 کو آئی او ایس کی جانت سے منعقدہ دوروزہ آن لائن سمینار میں''ہندوستان میں تکثیریت کی مضبوطی میں اسلام کا کردار''پرانگریزی میں مقالہ پیش کیا۔10-11دسمبر 2022 کو آئی او ایس کی جانب سے منعقدہ دوروزہ آن لائن سمینار میں''شاہ عبدالعزیز دہلوی کا فقہی موقف''پر مقالہ پیش کیا۔17-18 ستمبر 2022 کو ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ کی جانب سے منعقدہ دوروزہ آن لائن سمینار میں''مولانا جلال الدین عمری کا منہج استدلال وتحقیق''پرمقالہ پیش کیا۔مانو اور UNFPA کے اشتراک سے منعقدہ چار روزہ ورکشاپ برائے تیاری تعلیمی مواد، مؤرخہ 27-30 اپریل 2023 پٹنہ میں بطور ریسورس پرسن شرکت کی۔اسی نوعیت کے دوروزہ ورکشاپ 7-8 فروری 2023 پٹنہ میں بطور اکسپرٹ شریک ہوئے۔آئی او ایس کے دوروزہ قومی سیمینار بہ عنوان مولانا رابع حسنی ندوی 25-26 نومبر 2023 کے ایک سیشن کی آن لائن صدارت کی۔شعبہ اسلامک اسٹڈیز مانو کے قومی سیمینار حیدرآباد بہ عنوان اسلامی علوم میں ہندوستانی غیرمسلم دانشوروں کی خدمات 28رفروری 2023 کے افتتاحی پروگرام میں استقبالیہ پیش کیا۔شعبہ عربی مانو کے قومی سیمینار حیدرآباد 23رفروری 2023 بہ عنوان برصغیر میں تفسیر قرآن وعلوم قرآن کے ایک سیشن کی صدارت کی۔مانو کے سہ روزہ بین الاقوامی سیمینار 23-25رجنوری 2023 حیدرآباد بہ عنوان قومی ہم آہنگی اور تعلیم کے فروغ میں صوفیاء دکن کی خدمات کے ایک سیشن کی صدارت کی۔شعبہ مطالعات خواتین مانو کے ایک روزہ بین الاقوامی سیمینار 27راکتوبر 2022 کے ایک سیشن کی صدارت کی۔جماعت اسلامی ہند کے تربیتی پروگرام 17ردسمبر 2022 حیدرآباد میں تطہیر قلب اورشخصیت کی تعمیر کے موضوع پر بطور ریسورس پرسن خطاب کیا۔آئی او ایس کے دو روزہ قومی سیمینار شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی 10ردسمبر 2022 کے ایک سیشن کی صدارت آن لائن کی۔

ڈاکٹرمحمد عرفان احمد (اسسٹنٹ پروفیسر):

23رفروری 2023 کوشعبہ عربی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی،حیدرآباد اورالمعہد للبحوث فی التفاسیر القرآنیہ کے اشتراک سے ایک روزہ قومی سمینار میں ڈاکٹر محمد عرفان احمد نے''تفسیر نعیمی ایک مطالعہ''کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔28رفروری 2023 کو شعبہ اسلامک اسٹڈیز،مانو کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ سمینار میں آپ نے''مغلیہ دور کے چند غیرمسلم مورخین: ایک مطالعہ''کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔28رفروری 2023 کو آپ نے''اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیرمسلموں کی خدمات''کے موضوع پر منعقدہ ایک روزہ سمینار میں ایک نشست میں نظامت کے فرائض انجام دیئے۔اکتوبر 2023 کو نظام فاصلاتی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں ایم۔اے اسلامک اسٹڈیز کے نصابی کتاب عباسی حکومت اور علاقائی حکومت میں''عباسی دور میں تعمیر وتمدن''عنوان سے ایک فصل طبع ہوئی۔یو۔جی۔سی کیئرلسٹ ماہنامہ معارف،جون 2023 کے شمارہ میں''اموی دور میں مختلف مذاہب کے درمیان رواداری اور بقائے باہم''کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ شائع ہوا۔یو۔جی۔سی کیئرلسٹ سہ ماہی جرنل ساغرادب جولائی اورستمبر کے شمارہ میں''اردو تاریخ نگاری میں علامہ شبلی نعمانی کی خدمات''کے موضوع پر مقالہ شائع ہوا۔25رجنوری 2023 کو مرکز مطالعات اردو وثقافت،مانو مانو کے سہ روزہ بین الاقوامی سیمینار بہ عنوان''قومی ہم آہنگی اور تعلیم کے فروغ میں صوفیاء دکن کی خدمات''میں''خواجہ برہان الدین غریب کے چند اہم ملفوظات: ایک مطالعہ''کے عنوان پر مقالہ پیش کیا۔

(بقیہ صفحہ 4 پر)

دلوں کا سکون اللہ کی یاد میں ہے

(محمد عرفان فلاحی، پی ایچ ڈی)

عصر حاضر تہذیب وتمدن اور تحقیق وترقی کا دور ہے۔نئی نئی ایجادات واکتشافات اورانسانی کوششوں کے نتیجے میں ہونے والی تخلیقات نے آج کے انسان کے حوصلے بلند کردیئے ہیں اس لیے وہ زمین وآسمان کی وسعتوں اورسمندر کی گہرائیوں کو ناپنے کے بعد آفتاب وماہتاب پرکمندیں ڈالنے کی کوشش کررہا ہے۔ٹکنالوجی کے اس دور میں دھات کے پرزوں سے بنی بے جان مشینوں سے انسانی دماغ کا کام لیا جارہا ہے۔کئی کئی گھنٹوں کے کاموں کومنٹوں اورسکنڈوں میں کرلینا ایک عام بات ہوگئی ہے،مہینوں کی مسافت کوگھنٹوں میں طے کرلینا ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ایسے کامیاب ذرائع ابلاغ مہیا کرلیے گئے ہیں کہ چندلمحوں میں اپنی بات پوری دنیا میں پھیلائی جاسکتی ہے۔آرام وآسائش اورتزئین وآرائش کے ایسے سامان تیار کرلیے گئے ہیں کہ چندسال پہلے انسان ان کا تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔ملبوسات وماکولات کی اتنی قسمیں بنالی گئی ہیں کہ انھیں شمار کرنا بھی مشکل ہے۔آرام وراحت اوراطمینان وسکون حاصل کرنے کے لیے ہزارہا نئے نئے طریقے رائج ہوگئے ہیں۔

لیکن سوال یہ اٹھتا ہے کہ! کیا انسان نے دنیا کی اس مادی ترقی اور ظاہری چمک دمک سے سکون اوراطمینان حاصل کرلیا ہے؟ قلبی راحت اور روحانی آسودگی مل گئی ہے؟ کیا واقعتا ان ایجادات واکتشافات اورتہذیب وتمدن کی بدولت آج کا انسان پہلے کے انسان سے زیادہ شائستہ اورمہذب ہوگیا ہے؟ اگرہم آج کی اس متمدن اورترقی یافتہ دُنیا کا عمومی جائزہ لیں تو ان سارے سوالات کا جواب نفی میں ملے گا،یہاں تک کہ مشاہدہ اورتجربہ یہ بتاتا ہے کہ آرام وراحت کے یہ وسائل وذرائع جس قدر بڑھتے جارہے ہیں،قلبی اضطراب اور روحانی بے چینی میں بھی اسی قدر اضافہ ہوتا جارہا ہے۔مادیت کے اس دور میں ظاہری چمک دمک اوررنگارنگی میں گرفتار انسانیت تڑپ رہی ہے اورچیخ وپکار کررہی ہے اورسکون کی تلاش میں دردر کی ٹھوکریں کھارہی ہے۔لیکن کسی بھی طرح اطمینان وراحت اورقلبی وروحانی سکون میسر نہیں ہورہا ہے۔عدل وامانت کی جگہ ظلم اور بددیانتی بڑھتی جارہی ہے،صبر وقناعت کی جگہ بے صبری اورحرص وطمع نے لے لی ہے،عفت وحیا کی جگہ بے شرمی وبے حیائی عام ہوگئی ہے،صدق وصفا کے بدلے جھوٹ اورفریب انسان کا شیوہ ہوگیا ہے،اخلاص ومحبت کے بجائے منافقت،چالاکی،مکاری وعیاری عام ہے۔اعلیٰ قدریں جن سے انسانیت عبارت تھی ایک ایک کرکے رخصت ہوتی جارہی ہیں۔اورانسان اندر سے بالکل کھوکھلا ہوکر رہ گیا ہے۔

موجودہ دور میں عروج وترقی کے باوجود آخر انسانیت کیوں تباہ ہورہی ہے؟ اس کی بے چینی روز بروز کیوں بڑھتی جارہی ہے اوراس کے اضطراب وانتشار میں آئے دن کیوں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔آخر اس کا حل کیا ہے۔ان کو کیسے دورکیا جاسکتا ہے،قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی آیت اس کا جواب دے رہی ہے: اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوب۔(سورہ رعد:28)، سنو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے،یہ چھوٹی سی آیت ہمیں بتارہی ہے کہ آج دنیا سکون کے اسباب چاہے جتنا پیدا کرلے،اصل سکون تو اسی وقت حاصل ہوگا کہ انسان ذکر خداوندی سے غافل نہ ہو اوراگر یہ دولت اسے مل گئی تو دنیا کی ساری دولت اس کے سامنے ہیچ ہے،دنیا کے سارے اسباب سکون اس کے پاس نہ ہوں تو کوئی غم نہیں،تنہا یہ سکون اس کے لیے کافی ہے۔یعنی دولت وحکومت،منصب وجاگیرداری،مادی ایجادات واکتشافات، ظاہری عروج وترقی،اسباب راحت کی فراوانی ان میں سے کوئی چیز بھی انسان کو حقیقی سکون واطمینان سے ہم کنار نہیں کرسکتی۔صرف یاد الٰہی اورذکر اللہ کا نور ہی دلوں سے ہر طرح کی وحشت،گھبراہٹ،بے چینی اوراضطراب وانتشار کو دور کرسکتا ہے۔سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے قلب شاکر اورلسانِ ذاکر کی دولت مل گئی اسے دارین کی بھلائی مل گئی۔(مشکوٰۃ ص:282) ایک دوسری آیت میں اللہ نے ارشاد فرمایا: فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْن۔(پس تم میرا ذکر کرو،میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو)۔(سورہ بقرہ:152) غور کریں اللہ نے ہمیں ایک مکمل انسان بنایا،پکڑنے کے لیے ہاتھ،چلنے کے لیے پاؤں،کھانے کے لیے منہ،دیکھنے کے لیے آنکھ،سونگھنے کے لیے ناک اورسمجھنے کے لیے دل ودماغ عطا فرمائے،کیا خدا کے سوا کوئی اور ہے جس نے یہ نعمتیں ہمیں عطا فرمائی ہوں،اسی طرح زندگی گزارنے کے لیے روٹی،کپڑا اور مکان اور روپئے،پیسے،آل واولاد کس نے عطا کی؟ کیا انسان صرف اپنے بل بوتے پر ان چیزوں کو حاصل کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں،جس خدا نے ہمیں ساری چیزیں عطا فرمائی ہیں،وہی ہمیں دلی سکون واطمینان بھی عطا کرے گا اس کی ربوبیت وخالقیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس کے احسانات وانعامات کو ہر آن یاد رکھیں اور یاد رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت اس کے ذکر سے اپنی زبان کو تر رکھیں اس سے محبت کا اظہار کریں،اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں،اس کی عبادت کریں،ماموارت کو بجالائیں،منہیات سے مکمل اجتناب کریں،گناہ ہوجائے تو توبہ واستغفار کریں۔

☆☆☆

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ان کی علمی خدمات

(ہاجرہ بیگم، ایم اے، سال اول)

شیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ ترکی، حنفی آغا محمد کی اولاد میں سے تھے، جو ترک وطن کر کے بخارا سے دہلی آگئے تھے آپ ۲۲ سال کی عمر میں علوم دینیہ عقلیہ نقلیہ اور مروجہ کی تحصیل سے فارغ ہو گئے تھے، اس کے بعد آپ نے حجاز کا رخ کیا اور کچھ عرصہ وہاں مقیم رہ کر اکابرِ علماء سے استفادہ کیا۔ بالخصوص شیخ عبدالوہاب متقی اور شیخ علی بن جاراللہ کی صحبت میں علم حدیث کی تکمیل کی۔ مکہ مکرمہ میں شیخ عبدالوہاب متقی سے آپ کو شرف بیعت حاصل تھی۔ حجاز سے روانگی کے بعد آپ نے دہلی میں حدیث کی اشاعت فرمائی اور کہا جاتا ہے کہ ہند میں سب سے پہلے علم حدیث کی اشاعت کرنے والے شیخ عبدالحق ہے۔ شیخ صاحب 1592ء کے زمانے میں تصنیف و تالیف اور دہلی کی خانقاہ قادریہ میں اسلامی علوم بالخصوص علم حدیث کا درس دینے میں مصروف رہے۔ آپ نے ایک کتب خانہ قائم کیا تھا، جس میں آپ کے تعلیمی دور کی کتابیں بھی موجود تھی، جو آپ عرب و عجم کے ممالک سے جمع کرتے تھے اور اس میں دوسرے علوم کے علم حدیث سے متعلق کتابیں بڑی تعداد میں موجود تھیں. حدیث کی ترویج و اشاعت میں آپ نے بڑا کردار ادا کیا اور ہند میں اس علم کو زندہ رکھنے کے لیے. بہت سی قیمتی کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، شیخ عبدالحق دہلوی حدیث تصوف تاریخ اور سوانح پر ایک سو سے زیادہ کتابیں لکھیں، جیسے "لمعات التنقیح فی شرح المشکوۃ المصابیح" اس میں آپ نے حدیث کی اصطلاحات، اسناد، روایات، احکام اور فوائد کو بیان کیا ہے، جو عربی زبان میں ہے. "اشعۃ اللمعات فی المشکوۃ" میں آپ نے مشکوۃ شریف کے راویوں کے حالات لکھے ہیں۔ یہ فارسی میں ہے اور "اخبار الاخیار" جو اولیاء اللہ کی تاریخ اور سوانح کی ایک جامع کتاب ہے اس میں آپ نے 400 سے زائد اولیاء کے حالات، کرامات، اقوال و اعمال اور نصائح کو بیان کیا ہے اور ان کے علاوہ. بہت سی دیگر کتابیں مختلف موضوعات پر آپ نے تصنیف فرمائیں. شیخ عبدالحق 1642ء دہلی میں وفات پائے اور حوض شمسی کے قریب ایک مقبرے میں جو خود آپ نے تعمیر کرایا تھا، دفن کیے گئے۔

☆☆☆

طلبہ میں اخلاق و آداب کا فقدان

(محمد حسین فیضانی، ایم اے، سال اول)

دورِ حاضر میں اگر طلبہ کے اخلاق و آداب کی بات کی جائے تو ایک طرح اخلاق کا فقدان نظر آتا ہے؛ کیوں کہ آج کے دور میں تہذیب و تمدن انسانیت سے فوت ہو چکی ہے۔ اسلاف کے زمانے کی بات کی جائے تو ان میں ادب و اخلاق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ سہولیات کی کمی کے باوجود اپنے اساتذہ اور اقارب سے ادب و اخلاق سے پیش آتے تھے، انہوں نے اپنے زمانے میں بے پناہ مشکلات کا سامنا کیا۔ آج کل حالات یہ ہیں کہ اس دور جدید میں بڑے بڑے مدارس اور یونیورسیٹیوں کے باوجود جہاں ٹکنالوجی کا دور دورہ ہے، طلبہ کا علمی اور اخلاقی فقدان پایا جاتا ہے۔ اس زمانے میں یہ سب چیزیں نہیں تھیں، باوجود اس کے طالب علم دور دراز کا سفر کر کے اساتذہ کے پاس علم حاصل کرنے جاتے تھے اور اسلامی اخلاق و آداب کے ساتھ اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔

اچھے ادب و اخلاق سے مسلمانوں کو بلند مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ ایمان و عقائد کی درستگی اور فرائض و واجبات کی درستگی کے بعد جب تک مسلمان اچھے اخلاق کا پیکر نہیں بن جاتا اس کے درجات میں بلندی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اسی مومن کے درجات کو بلند فرماتا ہے، جس کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ اخلاق ہی وہ ہتھیار ہے جس سے پتھر دل کو موم بنایا جاسکتا ہے اور دشمن کو دوست بنایا جاسکتا ہے۔ اخلاق انسانیت کی روح ہے۔ کوئی ایک مذہب بھی ایسا نہیں جو ادب و اخلاق کی تعلیم نہ دیتا ہو لیکن ان سب میں اسلام کی تعلیم اعلیٰ ترین پیمانے پہ درج ہے۔ حسن اخلاق افضل مومن کی نشانی ہے: رسول ﷺ نے فرمایا "مومنوں میں افضل ترین مومن وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو"۔ (صحیح بخاری)

علم تو لازم شئی ہے اس کا فائدہ اپنے تک محدود رہتا ہے، لیکن تربیت و ادب متعدی چزیں ہیں اس کا اثر اوروں پہ منفی و مثبت انداز میں ضرور پڑتا ہے۔ یہاں شیخ سعدی رحمہ اللہ کا وہ مشہور شعر یاد آتا ہے:

صحبتِ صالح ترا صالح کند----- صحبتِ تالح ترا تالح کند

شیخ سعدی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت نے ہی صحابہ کرام کو عظیم انسان کی صف میں لا کھڑا کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معلم کائنات کے ساتھ مربی کائنات بھی تھے۔ آپ کو قرآن کی تعلیم کے ساتھ تزکیہ نفس کی بھی تعلیم دی گئی تھی۔ لہٰذا اخلاق وہ جوہر ہے جو انسان کو اشرف المخلوقات بناتا ہے اور دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتا ہے۔

☆☆☆

(بقیہ: شعبہ کی علمی و ثقافتی سرگرمیاں)

ڈاکٹر سراج الدین (اسسٹنٹ پروفیسر):

فروری 2023 کو شعبہ عربی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد اور المعہد للبحوث فی التفاسیر القرآنیہ کے اشتراک سے ایک روزہ قومی سمینار میں ڈاکٹر محمد سراج الدین نے "غیر منقسم ہندوستان میں عربی زبان میں احکام القرآن کے موضوع پر لکھی جانے والی چند تفاسیر کا مطالعہ" کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ 28/فروری 2023 کو آپ نے "اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیر مسلموں کی خدمات" کے موضوع پر منعقدہ ایک روزہ سمینار میں ایک نشت میں نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ آپ نے نظام فاصلاتی، مانو، بی۔اے۔ کے نصابی مواد "فقہ کے بنیادی مصادر" کے عنوان سے ایک فصل تحریر کیا۔

محترمہ ذیشان سارہ (اسسٹنٹ پروفیسر):

28 فروری 2023 کو شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ سمینار میں ذیشان سارہ نے "کتاب الہند کی تیاری میں ہندوستانی غیر مسلموں کا حصہ" کے عنوا پر مقالہ پیش کیا۔ 28 فروری 2023 کو آپ نے "اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیر مسلموں کی خدمات" کے موضوع پر منعقدہ ایک روزہ سمینار میں ایک نشت میں نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ 28 فروری 2023 آپ نے "اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیر مسلموں کی خدمات" کے موضوع پر منعقدہ ایک روزہ سمینار میں سمینار کی رپورٹ پیش کی۔ 28 نومبر 2023 کو مرکز المعارف گرل سینئر سکنڈری اسکول ہو جائی، آسام کی جانب سے منعقدہ سیرت النبی پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر آپ نے شرکت کی۔ آئی۔او۔ایس، دہلی کی جانب سے ذیشان سارہ کی مرتب کردہ کتاب (بہ اشتراک) "دکن میں اسلامی علوم کی خدمات" شائع ہوئی۔ 27 اکتوبر 2022 کو شعبہ نسواں اور سینٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ بین الاقوامی کانفرنس میں "Intertility and Childlessness: Social Behaviors and Islamic Teaching" کے عنوان پر مقالہ پیش کیا۔ 14۔15 اکتوبر 2023 کو آئی۔او۔ایس کی جانب سے منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس میں "Parenting in 21st Centur: Challenges and islamicSolition" کے عنوان پر مقالہ پیش کیا۔

ڈاکٹر عاطف عمران (گیسٹ فیکلٹی):

23 فروری 2023 کو شعبہ عربی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد اور المعہد للبحوث فی التفاسیر القرآنیہ کے اشتراک سے ایک روزہ قومی سمینار میں ڈاکٹر عاطف عمران نے "تفسیر نعیمی ایک مطالعہ" کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ 28 فروری 2023 کو "اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیر مسلموں کی خدمات" کے موضوع پر منعقدہ ایک روزہ سمینار کے ایک نشست میں نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ 23-24۔25 جنوری 2023 کو مرکز مطالعات اردو ثقافت، مانو مانو کے سہ روزہ بین الاقوامی سیمینار بہ عنوان "قومی ہم آہنگی اور تعلیم کے فروغ میں صوفیاء دکن کی خدمات" میں آپ نے "شیخ داؤد شیرازی کی علمی خدمات قرآنیات کے خصوصی حوالے سے" موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ یو۔ جی سی، کیئر لسٹ، معارف میں دسمبر 2022 کے شمارے میں آپ کا "سلاطین دہلی کی مذہبی رواداری" کے عنوان سے تحقیقی مضمون شائع ہوا۔ دسمبر 2022 کو نظامت فاصلاتی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں ایم۔اے اسلامک اسٹڈیز کے نصابی کتاب اموی حکومت میں "اموی حکومت کے اہم حکمران کے عنوان سے دو فصلیں اور "اموی فتوحات کا اجمالی خاکہ" کے موضوع پر ایک فصل طبع ہوئی۔ دسمبر 2022 کو فاصلاتی نظام تعلیم، مانو کے نصابی کتب اسلام اور عصری مسائل میں آپ کا۔ "ماحولیاتی اخلاقیات" کے عنوان سے ایک فصل طبع ہوئی۔ 6 نومبر 2023 کو Azad Day Celebration میں تقریر مقابلہ پروگرام میں جج کی حیثیت سے شرکت کی۔

﴿ریسرچ اسکالرز کی علمی سرگرمیاں﴾

محمد عزیر عالم: 23 فروری 2023 کو شعبہ عربی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد اور المعہد للبحوث فی التفاسیر القرآنیہ کے اشتراک سے ایک روزہ قومی سمینار میں محمد عزیر عالم نے "ہندی زبان میں قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر: ایک جائزہ" کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ 28 فروری 2023 کو شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ سمینار میں "اسلامی علوم کے فروغ میں پنڈت سندر لال کی خدمات" کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ 28 فروری 2023 کو "اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیر مسلموں کی خدمات" کے موضوع پر منعقدہ ایک روزہ سمینار کے ایک آن لائن نشت میں نظامت کے فرائض انجام دی۔ 11 جولائی 2023 کو شعبہ تعلیم تربیت کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ سمینار بعنون "گنگا جمنی تہذیب" میں "گنگا جمنی تہذیب کے فروغ میں مسلم دانشوروں کا کردار" کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ 27-28 اکتوبر 2023 کو شعبہ سیاسیات، مانو کی جانب سے دو روزہ قومی سمینار میں "قومی یکجہتی کے فروغ میں تلنگانہ کی سیاسی جماعت ٹی۔آر۔ایس کا کردار: ایک جائزہ" کے عنوان پر مقالہ پیش کیا۔ محمد عزیر عالم نے قومی آزمائشی خدمات ہند، سی۔آئی۔ایل میسور کے زیر اہتمام 24 سے 28 جولائی 2023 تک اردو میں آزمائش و تعیین قدر اور سوال سازی پر پانچ روزہ تربیتی کارگاہ میں حصہ لیا۔ 20 جولائی 2023 کو انٹیگریشن فاؤنڈیشن اسکول کی جانب سے "اسلامک پٹاگوجی" کے عنوان پر منعقدہ ورک شاپ میں شرکت کی۔ یو۔ جی سی کیئر لسٹ جرنل سبق اردو، جون 2023 کے شمارے میں "فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ میں پروفیسر مشیر الحق کا کردار" کے موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا۔ یو جی سی کیئر لسٹ جرنل قومی زبان، اگست 2023 کے شمارہ میں "قومی یکجہتی کے فروغ میں پروفیسر عابد حسین کی خدمات" کے موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا۔ یو۔ جی۔سی کیئر لسٹ جرنل سبق اردو، ستمبر 2023 کے خصوصی شمارہ میں "پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین اور اردو زبان و ادب" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا۔ یو جی سی کیئر لسٹ ماہنامہ

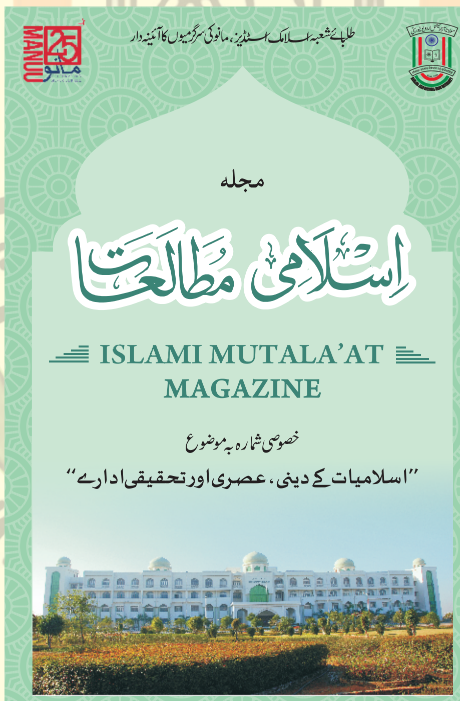

براہین، ستمبر 2023 کے شمارہ میں فیروز شاہ بہمنی کے دور حکومت میں اسلامی علوم کی اشاعت" کے عنوان سے مضموشائع ہوا۔ یو۔ جی۔سی کیئر لسٹ ماہنامہ براہین، نومبر 2023 کے شمارہ میں "قومی یکجہتی کے فروغ میں بہار کے مسلم دانشوروں کی خدمات" کے موضوع پر ایک تحقیقی مضمون شائع ہوا۔ ارمغان پروفیسر ایمیریٹس اختر الواسع (ملی، علمی و انتظامی کارنامے اور فکری جہات) نامی کتاب میں "آزاد ہندوستان میں پروفیسر اختر الواسع کا تعلیمی تصور: معنویت و افادیت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا۔

امانت علی: 28 فروری 2023 کو شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ سمینار میں امانت علی نے "دکنی ہندو مصنفین کی اسلام پسندی" کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ 28 فروری 2023 کو امانت علی نے "اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیر مسلموں کی خدمات" کے موضوع پر منعقدہ ایک روزہ سمینار کے ایک آن لائن نشت میں نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ 20-21-22 اکتوبر 2023 کو مجلس تحقیقات شرعیہ لکھنؤ کی جانب سے منعقدہ سہ روزہ سمینار میں "مساجد میں خواتین کی آمد کا شرعی حکم" کے عنوان پر مقالہ پیش کیا۔ 18-19-20 نومبر 2023 کو اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کی جانب سے منعقدہ سہ روزہ سمینار، پلاپٹی ٹامل ناڈو میں "مال حرام سے متعلق بعض مسائل کی تحقیق" کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ 15۔16۔17 ستمبر 20223 کو ادارہ مباحث فقہیہ کی جانب سے منعقدہ سہ روزہ سمینار بمقام فیض القرآن ٹھیکری باڑی اتر دیناج پور میں "اجتماعی قربانی سے متعلق بعض مسائل کی تحقیق" کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ 20-21-22 اکتوبر 2023 کو مجلس تحقیقات شرعیہ لکھنؤ کی جانب سے منعقدہ سہ روزہ سمینار میں خصوصی خطاب پیش کیا۔ 18-19-20 نومبر 2023 کو اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کی جانب سے منعقدہ سہ روزہ سمینار، پلاپٹی ٹامل ناڈو میں ایک نشت کی نظامت کی۔

محمد ثاقب راز: 28 فروری 2023 کو شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ سمینار میں محمد ثاقب راز نے "سیرت نگاری میں غیر مسلموں کا حصہ" کے عنوان پر مقالہ پیش کیا۔ 28 فروری 2023 کو محمد ثاقب راز نے "اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیر مسلموں کی خدمات" کے موضوع پر منعقدہ ایک روزہ سمینار میں ایک آن لائن نشت کی نظامت کی۔

ثناء اللہ رام پوری: 28 فروری 2023 کو شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ سمینار میں ثناء اللہ رام پوری نے "قرآنیات میں دکن کے غیر مسلموں کی خدمات" کے عنوان پر مقالہ پیش کیا۔ 28 فروری 2023 کو "اسلامی مطالعات میں ہندوستانی غیر مسلموں کی خدمات" کے موضوع پر منعقدہ ایک روزہ سمینار میں ایک آن لائن نشت کی نظامت کی۔

شائستہ شمیم: کوچنگ اینڈ گائڈینس سیل سر سید ہال اور یو۔جی۔سی ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ سنٹر کے اشتراک سے علی گڈھ مسلم یونیورسٹی میں 19 تا 25 مئی 2023 کو منعقدہ ریسرچ میتھوڈولوجی سات روزہ ورکشاپ میں شرکت کی۔ گورمنٹ ڈگری کالج بھڈرہ، جموں اینڈ کشمیر کی جانب سے پانچ روزہ بین الاقوامی ورک شاپ منعقدہ 20 تا 26 جون 2023 ریسر میتھوڈولوجی میں شرکت کی۔

﴿طلبہ وطالبات کی شعبہ سے باہر کی سرگرمیاں﴾

مانو طلبہ یونین کی جانب سے منعقدہ جون 2023 کے جشن بہاراں میں سمیہ مظہری نے مسابقہ قرآن میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ عبد اللہ نے انٹر ہوسٹل پروگرام کے تحریری مقابلہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ یو۔ جی سی کی جانب سے دسمبر 2023 کے نیٹ امتحان میں شفیع اللہ نے نیٹ کوالیفائی کیا۔ یو۔ جی سی کی جانب سے دسمبر 2023 کے نیٹ امتحان میں عبد اللہ نے نیٹ کوالیفائی کیا۔

☆☆☆